رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ہ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اِک دن دیکھنا | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا ۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے ساتے روپے

مضامین بنام اڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ۶۵)

جلد ۳ | ۱۹- اگست سنہ ۱۹۱۵ء | پنجشنبہ | مطابق ۷ شوال سنہ ۱۳۳۳ | نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضل اللہ اچھی ہے۔ خاندان نبوت میں بھی خیر و عافیت ہے ۔

ہلال عید کی رویت کے متعلق جو خطوط گذشتہ اشاعت کے بعد سے حضرت کی خدمت میں آئے ہیں اُن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اکثر جگہ جمعہ کے دن ہی عید ہوئی لیکن بعض مقامات میں ہفتہ کو بھی ہوئی ہے ۔

طلباء مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اطلاع دیجاتی ہے کہ دونوں درسگاہیں ۲۸- اگست کو کھل جائینگی۔ اسلئے انہیں ۲۷ تاریخ کی شام تک قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔ احباب اپنے بچوں کو جلدی بھیجنے کی کوشش کریں تاکہ انکی پڑھائی میں حرج نہ ہو ۔

عزیز عبد الحی صاحب خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ جلسہ

اخبار احمدیہ

انبالہ سے شیخ نصیر احمد صاحب احمدی لکھتے ہیں۔ میں نے جمعہ کے دن دو غیر مبایع بزرگوں کے لئے دُعا کی۔ ۳ بجے شب کو وہ دونوں ایک شراب خانہ میں شراب پیتے ہوئے دکھائے گئے۔ ان کے چہرے نہایت سیاہ تھے۔ اور حالت قابل نفرت۔ اس نظارہ کے بدلنے کے بعد ایک نورانی شکل انسان نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ میں دیدیا اور یہ کہا کہ یہ خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی ہیں ۔

لاہور سے میاں امام الدین صاحب زرگر لکھتے ہیں میرا لڑکا بشیر احمد بعارضہ بخار فوت ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں

فتح پور (ریاست بہاولپور) سے میاں غلام حسین صاحب مختار لکھتے ہیں کہ میں ایک سخت ابتلاء میں ہوں۔ احباب دعا کریں ۔

ایبٹ آباد میں مبایع دوستوں نے صلوۃ الجمعہ کا انتظام علیحدہ کرلیا ہے کہ اب غیر مبائعین کے ساتھ مل کر نہیں پڑھتے ۔

منڈی سنگت (پٹیالہ) سے علی حسن صاحب لکھتے ہیں کہ میری چچی صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں

منصوری سے بابو فخر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ایک بڑے جلسہ کا اہتمام کیا گیا ہے ڈپٹی کمشنر صاحب سے اجازت لی ہے۔ اور بھی تمام ضروری انتظامات ہو گئے ہیں۔ ۲۱- ۲۲ اگست جلسہ کی تاریخ قرار پائی ہے۔ سید محمد اسحٰق تو پہلے ہی یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ دو بزرگوں کی اور ضرورت ہے۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ حضرت صاحب کے حسب ارشاد کوئی سے دو خدام دین وہاں پہنچ کر اس ضرورت کو پورا کرینگے ۔

مونگھیر سے اخویم وزارت حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ صوبہ بہار کے لوگ اُردو سمجھتے ہیں اسی زبان میں ان کو تبلیغ کیگئی۔ کئی اشخاص اعتقاداً تو احمدی ہیں لیکن ابھی تک بیعت نہیں کی۔ اُمید ہے کہ تبلیغ سے سلسلہ کی طرف متوجہ ہو جائینگے اور بیعت کر لینگے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلدی قبول

فتاوی احمدیہ

ایک مسجد میں دو جماعتیں

ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ اگر کسی مسجد کی صحن میں ایک ہی وقت دو امام ایک غیر احمدی دوسرا احمدی دو تین گز کے فاصلہ پر نماز پڑھتے ہیں تو آیا احمدی امام کی نماز درست ہے؟!

جواب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ لکھا کہ غیر احمدی لوگوں کی جماعت ہمارے نزدیک حقیقت میں جماعت نہیں اسوجہ سے ہم اس میں شریک نہیں ہوتے۔ اور اگر وہ حقیقتاً جماعت متصور ہوتی تو پھر اس میں شریک ہونا ہی لازم ہوتا لہذا ان کی جماعت کے نزدیک جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہاں اگر فساد اور جھگڑے کا اندیشہ ہو یا شور کے باعث پریشانی ہوتی ہو تو پھر تھوڑے وقفہ سے پہلے کر لینی چاہیئے یا بعد میں۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز

ایک دوست نے دریافت کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز کے عدم جواز کا ثبوت کیا ہے جسکو ہم مخالف کے سامنے پیش کریں؟

جواب۔ مولانا موصوف نے لکھا کہ آنیوالا مسیح چونکہ سب علما کے نزدیک نبی اللہ ہے لہذا اس کے منکروں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے اور اس میں انسان اپنے معروضات کو خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرتا ہے جس طرح دنیا میں بادشاہوں کے سامنے معروضات کو پیش کرنے کے لئے ایسے آدمیوں کی تلاش کرتے ہیں جو دربار شاہی میں قبولیت رکھتے ہوں اور جنکی بات سنی جاتی ہو۔ اسی طرح ہمکو ضرورت ہے کہ خدا تعالےٰ کے سامنے اپنے معروضات کو پیش کرنے کے لئے ایسے لوگ تلاش کریں جو بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوں غیر احمدیوں نے چونکہ خلیفۃ اللہ کی مخالفت کی

خبریں

جنگ

غنیم کے زیپلن پھر آن کر منڈلانے لگے ہیں حال ہی میں جو انہوں نے ایک دو بار ہوائی تاخت کی اس کے بعد ۱۳۔ اگست کی شب کو دو زیپلن اور انگلستان کے شرقی ساحل پر آئے اور انہوں نے مختلف مقامات پر آتشین مادے اور پھٹنے والے بمب پھینکے۔ جن سے چار مرد اور ۲ عورتیں ہلاک ہوئیں۔ ۳ مرد ۱۱ عورتیں اور ۹ بچے مجروح یہ سب سویلین تھے۔ چودہ گھروں کو سخت ضرر پہنچا۔ بعض بعض جگہ برطانی ہوائی جہازوں نے ان زیپلنوں کا مقابلہ کیا۔ ایک زیپلن کو کچھ نقصان بھی پہنچا۔

ناروے کا سٹیمر موسومہ آور اور ڈنڈی سٹیمر جاکن بھی غنیم نے غرق کر دیئے ہیں اہل کشتی سب بچا لئے گئے۔

باربروسہ۔ نامی جہاز کے غرق و تباہ ہونے سے کہتے ہیں کہ ترکوں کو بڑا بھاری نقصان پہنچا ہے۔

لندن ۱۴۔ اگست۔ پیٹرو گراڈ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بیٹاؤ کے جنوب مشرق میں جرمن دریائے آ کے پرے دھکیل دیئے گئے ہیں۔ اور (روسی بیان ہے کہ) باوجود دشمن کی سخت مزاحمت کے ہم برابر اسکوڈو ٹسک اور ولکومیر کی طرف دبائے چلے جا رہے ہیں۔ کو ونو کے علاقہ میں جرمنوں نے حملے بند کر دیئے ہیں مگر توپخانوں کا مقابلہ بدستور جاری ہے دریائے وسچولا کے وسط میں روسی افواج مقامات سوکولف شیدلٹز اور لیوکف کو ضرورتاً خالی کر گئی ہیں۔

علاقہ قاف میں روسی فتح کی وسعت حدود بڑھتی جاتی ہے۔ دریائے فرات پر پچھلے دنوں میں صرف ایک دستہ نے ترکوں کا تعاقب کر کے انیس افسر ۲۷۰۱ جوان گرفتار کئے اور اسلحہ حرب گولہ بارود اور ضروری آلات سے بھرے ہوئے صدہا چھکڑوں پر قبضہ کیا۔ روسیوں کو دیہات میں کثیر التعداد زخمی ترک اور سڑکوں پر ڈھیر کے ڈھیر گولی بارود مع توپوں کے جابجا دستیاب ہوتے ہیں

لوشہر (ایران) کے نواح میں پچھلے دنوں جو بے چینی پھیل گئی تھی جسمیں مقامی قبائل حملہ کر بیٹھے اور دو برٹش افسر مع کئی جوانوں کے مارے گئے تھے اسے ملحوظ رکھکر بطور حفظ ما تقدم ملک معظم کی گورنمنٹ نے ضروری سمجھا ہے کہ بندرگاہ مذکور کی قلعہ نشین سپاہ بڑھا دی جاوے اور اس پر عارضی قبضہ کر لیا جائے تا کہ وہاں کی برطانی رعایا اور خود انگریزوں کے جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔

مغربی خط مصاف کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آرٹواش میں غنیم نے جو حملہ کیا تہا وہ بآسانی پسپا کر دیا گیا۔ آرگون میں جرمنوں نے پھر مختلف مقامات پر دھاوا کیا مگر ہر دفعہ ایک سرگرم کشمکش کے بعد پسپا کیا گیا۔ نیو پورٹ کے علاقہ میں بھی دشمن کا حملہ پسپا کیا گیا۔

مغربی خط مصاف کی جزوں میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ شمالی کیمرون میں دول متحدہ نے نیگر کی اہم بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن پہلے بھاگ گیا تہا۔ پھر کمک پہنچنے کے بعد اس نے قلعہ نشین فوج پر دوبارہ حملہ کیا جس نے اسکو پسپا کر دیا اور خوب گت بنائی۔ افواج متحدہ کا نقصان قلیل ہوا غنیم اپنے بہت سے لاشے چھوڑ گیا۔

گیلی پولی۔ کے ایک سٹاف افسر کا بیان ہے کہ اب ترکی افواج کے اگلے سے دم خم نہیں رہے۔ جنگی جوانوں کو آگے بڑھنے کیلئے طرح طرح دھمکیاں دیجاتی ہیں

ناروے نے جرمنی سے بازپرس کی ہے کہ تمنے انڈیا نامی کروزر پر ہمارے علاقہ (سمندر) میں کیوں تارپڑو پھینکے۔

پیٹرو گراڈ کی غیر سرکاری خبر ہے کہ ۱۲۔ اگست کو اوسیل کے قریب ایک بحری لڑائی ہوئی جسمیں غنیم کا ایک بڑا کروزر تباہ کیا گیا اور بہت سے دیگر جنگی جہازوں کو نقصان عظیم پہنچا۔ خیال کیا گیا ہے کہ ان جنگی جہازوں سے دشمن کو خلیج فنلینڈ اور بوتھنیا میں روسی بیڑے پر دباؤ ڈالنا مدنظر تھا۔

صوبجات بالٹک میں ایک نئی جنگ زور پکڑتی جاتی ہے لیکن ریگا کے ارد گرد حالات حرب بدستور ہیں۔ کو ونو کے مغربی مورچوں میں دشمن کے چار حملے پھر پسپا کئے گئے۔ قرائن سے پایا جاتا ہے کہ ایک خونریز مقابلہ توپخانوں کا ضرور ہو کر رہیگا۔ جرمنوں کا ادعا ہے کہ انہوں نے کو ونو میں ایک قلعبند میدان لے لیا ہے۔ مگر چونکہ وہ صرف ساڑھے تین سو قیدی پکڑے بتلاتے ہیں اسواسطے اتنی بڑی کامیابی کی ڈینگ ظاہر کر کے دنیا کو دہوکہ دیتے ہیں

محاربہ مغرب کے واقعات میں ۱۵۔ اگست کی تار خبر ہے کہ سوشنیر لورین وغیرہ میں توپخانوں کے خاص طور پر شدید مقابلے ہوئے کوہ لیارو سے وادی سپاؤ میں ایک جرمن چوکی اور ڈیپو پر گولہ باری کی اور سارے کے سارے صحیح سلامت واپس آ گئے۔

مختلف دہلی کشمیری دروازہ کارخانہ تیاری ریل رنگی لال میں ہفتہ کی صبح کو بڑی بھاری آگ لگی جس سے چند روز قبل ایک کارڈ پہنچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۱۵ء

جنگ کے متعلق آئندہ امکانات سائینس کی نظر میں

مسٹر ایڈیسن باشندہ امریکہ وہ مشہور و معروف سائینس دان ہے۔ جو اس وقت تک کئی نہایت مفید و تحیر خیز ایجادات کے عالم شہود میں آنے کا موجب ہو چکا ہے مثلاً بائسکوپ۔ فونوگراف وغیرہ جنہیں ہمارے اہل وطن نے تو عملی طور پر محض سامان تفریح یا خوشوقتی یا مشغلہ بیکاری ہی سمجھ رکھا ہے۔ لیکن دراصل ان میں تہذیب و تمدن سے متعلق بڑے بڑے قیمتی فوائد مرکوز ہیں۔ حال میں اخبار ورلڈ کے قائمقام مسٹر ہنری اے۔ ہال نے مسٹر موصوف سے ملاقات کی۔ اور دوران گفتگو میں زیادہ تر موجودہ محاربات کے ہی بارے میں تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اس موجد اعظم کے یہ خیالات کہ سائینس اس جنگ میں کسقدر حصہ لے رہا ہے اور آئیندہ کہاں تک لیگا۔ ہر ایک انسان کو ضرور اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ ہم ان خیالات کو بایں مدعا ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں کہ ارباب بصیرت ذرا فکر و تدبر سے کام لیں اور دیکھیں کہ اس زمانہ میں مادہ پرست لوگ جسقدر خدا تعالےٰ سے دور ہو کر دنیا کے سفلی کاروبار میں منہمک ہیں اتنے ہی انسانی تباہی و ہلاکت کے سامان بھی زیادہ پیدا ہوتے جاتے ہیں اور آئیندہ بھی جب تک مخلوق اپنے خالق سے صلح نہ کریگی اور اسکی طرف پورے طور پر رجوع نہ ہوگی یہی حال رہیگا۔ اور دنیا کے مستقبل کا صحیح صحیح علم تو اسی علام الغیوب کو ہی ہو سکتا ہے لیکن بظاہر اسباب اس صفحہ ہستی پر خاطر خواہ امن و عافیت کا دور دورہ ہونا قریباً غیر ممکن ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا میں ایسے افراد انسانی بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جن کی دلی تمنا ہوگی کہ کسی طرح امن قائم ہو جائے اور خاصکر دول عالم کے مدبران ملکی بھی بہتیرے ایسے ہیں۔ جو قتال و جدال کی تلخیوں کو اچھی طرح محسوس کرتے اور امن و عافیت کو حرب و ضرب پر بدرجہا ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ دول یورپ کی متفقہ پیس کانفرنس کے حالات اسپر شاہد ناطق ہیں۔ چونکہ ان لوگوں کے پیش نظر امن کی وہی تدابیر ہوتی ہیں جو انسانی دماغ کی اختراع ہیں۔ اور جنکا خامی اور نقص سے خالی ہونا فطرتاً ناممکن ہے اسلئے ان میں جیسی وہ چاہتے ہیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اور کماحقہ امن دراصل اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے شہزادگان امن یعنی انبیاء علیہم السلام کی پاک تعلیمات پر عمل کیا جائے جو سنت اللہ کے مطابق ضرورت حقہ کے وقت ہمیشہ آتے رہے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اپنے ہزارہا سال کے پے در پے وعدوں کے ماتحت حضرت خیر المرسلین خاتم النبیین (علیہ الصلوٰۃ و السلام) کے بروز و بعث آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ لہٰذا اب اہل دنیا آپ ہی کی غلامی میں داخل ہو کر امن و عافیت سے رہ سکتے ہیں ورنہ اگر انسانی تدابیر ہی پر بنی نوع کی تمام تر بہبودی کا حصر رکھا جائے تو جائے غور ہے کہ جن ایجادات اور اختراعات کو انسانی ترقی کا معراج کمال سمجھا گیا ہے۔ آج بنی نوع کی تباہی اور محشر خیز تشویش کا باعث بھی وہی ہو رہی ہیں

مسٹر ایڈیسن کی رائے ہے:۔ کہ سائینس جنگ میں بہت کچھ مدد دے سکتا ہے اسکے امکانات لا انتہا ہیں۔ انسانوں کی ہلاکت کے لئے توپوں اور بندوقوں اور زہریلی گیسوں سے بھی زیادہ خطرناک طریقے سائینس نکال سکتا ہے کیمسٹری اور قوت برقی جو کچھ کر سکتی ہے اس سے تو اس لڑائی میں ابھی کام ہی نہیں لیا گیا۔ اگر یہ دونوں چیزیں استعمال کیجائیں تو حیرت انگیز نتایج برآمد ہوں"

مسٹر ہال نے دریافت کیا کہ اسوقت جن آلات حرب سے معرکہ آرائی ہو رہی ہے کیا ان سے بہتر ہتھیار آپکو معلوم ہیں کیا زہریلی گیسوں کے بموں سے زیادہ مہلک ہتھیار آپ ایجاد کر سکتے ہیں۔ موجد اعظم نے جوابدیا کہ ہاں میں کر سکتا ہوں لیکن میں ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ میں جانوں کو ہلاک کرنا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ میں تو دنیا کو انسانوں کی رہائش کے لئے بہتر جگہ بنانا چاہتا ہوں زمانہ سلف میں انسان آہنی گرز اور سنگین ہتھیاروں سے جنگ کرتے تھے۔ اس کے بعد تیغ و شمشیر کا زمانہ آیا پھر انکی جگہ گولی بارود اور سنگینوں نے لے لی موجودہ جنگ کی ابتدا گولے گولیوں اور پھٹنے والی چیزوں سے ہوئی مگر اس پر بس نہیں کی گئی۔ بلکہ اب جلتے ہوئے رقیق مادہ اور زہریلی گیسوں سے کام لینا شروع کیا گیا ہے۔

زمانہ آئیندہ کی جنگ کیمسٹری اور بجلی کی جنگ ہوگی اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ انسانی تباہی اور بربادی کے طریق کہاں جاکر ختم ہونگے ؟

مسٹر ہال کے دریافت کرنے پر مسٹر ایڈیسن نے کہا کہ دشمن لڑائی کے لئے یہ بھی کر سکتا ہے کہ سارے کے سارے ملک کو طاعون کے کیڑے پھیلا کر تباہ و برباد کر دے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ ابھی اس حد تک نہیں پہنچا ضمیر کا ٹمٹماتا چراغ ابھی تک اسکے دل میں کچھ روشنی دے رہا ہے مگر اسکی روشنی برابر کم ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ اس کھیل میں کسی قانون کا پابند نہیں رہنا چاہتا وہ جامہ انسانی چھوڑ کر شکل حیوانی اختیار کرتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ واقعات کی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے۔ اسکا ارادہ ہے کہ زہریلی گیسوں کا استعمال بڑے زور سے ہر موقعہ پر شروع کر دے۔ ایجاد کرنیوالوں کے دل میں جہاں ذرا سا خیال آتا ہے وہ اسکا تجربہ کرتے ہیں اور اسے ترقی دینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔

ناظرین اس بات سے تو آگاہ ہیں کہ اس جنگ کو بدسے بدتر بنانے اور جامہ انسانی کو چھوڑ کر شکل حیوانی اختیار کرنے کے مرتکب جرمن ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے تمام قوانین جنگ کو پس پشت ڈالدیا ہے اور گیس کا استعمال بھی انہوں نے ہی شروع کیا۔

مسٹر ہال نے یہ پوچھا کہ آجکل تارپیڈو ایک نہایت خطرناک چیز ہے۔ آیا اس سے جہاز کو بچانے کی بھی کوئی تدبیر ہے یا نہیں۔ اسکے جواب میں مسٹر ایڈیسن نے کہا کہ ہاں جہاز کی ساخت میں ایک ایسی ترکیب ہو سکتی ہے کہ تارپیڈو لگنے پر بھی غرق نہ ہو۔ مجھے تو ذرا بھی تعجب نہ ہوگا۔ اگر جہازوں کی ساخت میں کوئی عظیم الشان تغیر واقع ہو گیا۔

مسٹر ہال نے کہا۔ کیا بچاؤ کے اور بھی آپ طریقے جانتے ہیں۔ اس نے کہا ہاں مجھے معلوم ہیں۔ مگر میں بتاؤنگا نہیں کیونکہ میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں انسانی بربادی کے کاموں میں ہرگز دخل نہیں دونگا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پہلے ہی اسمیں کچھ کمی نہیں رہی۔

مسٹر ہال نے کہا کہ کیا تمہارا یہ فیصلہ اس صورت میں بھی قائم رہیگا۔ جبکہ امریکہ پر بھی حملہ ہوا۔ اسکا جواب مسٹر موصوف نے کچھ دیر سوچ کر ایک مہیب آواز میں گرج کر یہ دیا۔ کہ ہاں یقیناً۔ اگر امریکہ بھی اس جنگی اکھاڑے میں کود ا

اور امریکہ پر حملہ کیا گیا تو پھر یہ جنگ کو اس سے بھی بدتر بنا دیگا۔ ان خیالات کو پڑھکر انسانی روح کانپنے لگ جاتی ہے جنگل کے وحشی درندے امن و امان سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہوا میں اڑنے والے پرندے آرام میں ہیں۔ پانی میں تیرنے والے جاندار اپنی زندگی اطمینان سے بسر کر رہے ہیں۔ لیکن اگر دنیا پر کوئی ایسی ہستی ہے جسکو برباد اور تباہ کرنے کے لئے نئے سے نئے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ یا مہیا کرنے کی کوشش ہو رہی ہیں۔ تو وہ انسان کی ہستی ہے۔ جس کے مٹانے کے لئے کوئی دوسری جنس آمادہ نہیں۔ بلکہ انسان ہی انسانوں کی تباہی کا موجب بننا اپنے لئے فخر اور برتری کا باعث سمجھتے ہیں۔

کاش انسان خدا تعالیٰ کو نہ بھلاتے تو انساھم انفسھم کے مصداق بنکر اپنی جانوں کو نہ بھولتے۔ اور اشرف المخلوقات ہو کر تمام مخلوقات سے نیچے نہ گرتے۔

ہماری گورنمنٹ کی مسلم نوازی

بیداری۔ فرض شناسی احساس قومیت اور مطالبہ حقوق وغیرہ کی سپرٹ اگر حدود اعتدال کے اندر رہے تو بلاشبہ واجبی و مستحسن ہوگی بلکہ حیاتِ ملی پر ایک دلیل روشن۔ لیکن جب سیاسی بلند پروازیوں کا جوش جنون کسی قوم کو جادۂ اعتدال سے ہٹا دے تو پھر آمال و امانی کا تلاطم طوفان بے تمیزی ہوکر خلاف توقع خرابیاں ہی لایا کرتا ہے کسی زمانہ میں جیسے بہت مدت نہیں گذری نیشنل کانگریس والوں کی دیکھا دیکھی بعض مسلمانان ہند بھی گورنمنٹ کے کاموں پر جا و بیجا نکتہ چینی اور حکام کو طرح طرح کے مطالبات سے پریشان کرنا ہی اپنی فلاح و نجات کا موجب سمجھنے لگے تھے۔ چند مثالیں تو ایسی بھی پیش کی جاسکتی ہیں جن میں باوجودیکہ اسلام فتنہ فساد اور تمرد و بغاوت کے تمام طریقوں سے علانیہ بیزاری ظاہر کرتا ہے پھر بھی اس مشرب سلامتی کو بدنام کرنیوالوں نے نہ صرف قلم و زبان سے بلکہ عملاً بھی ان لوگوں کا ساتھ دیا جنکا سیاسی رویہ اندیشناک و مستوجب مواخذہ تھا۔ اس غلط کاری نے مصالح ملکی و قومی میں جو رخنے ڈالے اور خود گروہ شاکی کے ملحوظات و متوقعات کو جو گزند پہنچایا اس کی تفصیل کا یہ محل نہیں۔ مختصر ماحصل یہ کہ ملکی و قومی ترقی کی صحیح تدابیر اور اس کے اصلی وسائل پولٹیکل خرخشوں کی وجہ سے معرض تعویق میں پڑ گئے اور جو اوقات عزیز جو قوائے دماغی و جسمانی اور جو مساعی جمیلہ ملک و ملت کی بے غل و غش خدمت پر صرف ہو کر بہت سے قیمتی اثمار شیریں لا سکتے تھے ان کا بیشتر حصہ ناحق رائیگان گیا۔ بلکہ لاٹلٹی کے وقار و اعتبار پر جو حرف آیا وہ مزید برآن۔ یہ واقعات ہیں جنہیں کوئی مٹا نہیں سکتا۔

محکوم اقوام میں سے اگر کسی کو حکام وقت کے خلاف شکوہ و شکایت کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ تو اسی بنا پر کہ ہمارے حقوق کی حفاظت نہیں کیجاتی یا ہمارے حال پر مراحم خسروانہ مبذول نہیں ہوتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ باستثنا رشاذ و نادر شخصی فروگذاشتوں کے جن سے دنیا بھر کی کوئی حکومت مبرا نہیں ہو سکتی ہماری گورنمنٹ نے من حیث الحکومت اور من حیث القانون کبھی کسی طبقۂ رعایا کو ایسی شکایات کا موقعہ نہیں دیا جو رموز مملکت اور مصالح سلطنت کو ملحوظ رکھکر بھی حق بجانب سمجھی جاسکیں۔ اسے بر اعظم ہند کی خوش نصیبی کہہ لو یا قدرت کا حکیمانہ فیصلہ کہ اُسی قوم کو ہم پر مسلط کیا جس سے بہتر اور کوئی حکمران قوم دنیا کے پردہ پر موجود نہ تھی فالحمد للہ علی ذالک دُوَلِ عالم کا موازنہ اور ان کے حسن و قبح کا مقابلہ اس وقت ہمارا مدعا نہیں۔ لیکن کم از کم یہ تو ہم بفضل خدا بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ حقیقی اسلام کی حفاظت حمایت اور تبلیغ و اشاعت کے حق میں آج صفحہ ہستی پر اس گورنمنٹ سے افضل کیا اس کے برابر بھی کوئی دوسری سلطنت نہیں ہے۔ جتنی کہ خود نام نہاد اسلامی حکومتوں تک میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ بااینہمہ اگر کسی کے سر پر کفران نعمت کا جن سوار ہو اور اس حکومت کے محاسن سے آنکھیں بند کر کے اس کے عدل و داد۔ عالی ظرفی۔ نیک نیتی۔ فراخدلی سلامت روی اور خاصکر مسلم نوازی میں وہ کسی قسم کا شک و شبہ رکھتا ہو تو ہم اس کی چند تازہ عنایات پیش کر کے پوچھتے ہیں کہ کیا اس وقت سلطنت برطانیہ کے سوا کرۂ ارض پر اور بھی کوئی ایسی گورنمنٹ ہے جسے مسلمان صحیح معنوں میں اپنا محسن قرار دے سکیں۔ اگر بعض دوسری بڑی اقوام کے ساتھ بھی گورنمنٹ کا وہی حسن سلوک ہو جو مسلمانوں کے ساتھ ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو احسان احسانِ عام ہو جائے وہ قابل شکرگزاری نہ ہو گا پس گورنمنٹ انگریزی کی جو مہربانیاں قلمرو ہند میں اسلام یا مسلمانوں کے حال پر وقتاً فوقتاً دیکھی جاتی ہیں۔ انہیں نظرانداز کرنے کا کسی کو حق تو نہیں پہنچتا لیکن اگر بالفرض ان سے بدین وجہ قطع نظر بھی کریں کہ ایسی حمایت و حفاظتِ حقوق تو قانونِ انگریزی نے دیگر مذاہب و ملل کے واسطے بھی لازمی قرار دیا اور اپنا فرض سمجھا ہے تو مراعاتِ خاص کی وہ نظیریں ہم کیونکر دل سے بھلا سکتے ہیں جو ہندوستان سے باہر ظہور میں آئیں اور اس امر کا معقول ثبوت ہیں کہ برٹش گورنمنٹ مسلمانوں کے پاس خاطر سے اسلام کا بہت کچھ ادب و احترام مدنظر رکھتی ہے۔

مثلاً مصر میں لارڈ کچنر بہادر کی معاملہ فہمی سے انتظام جدید کے ماتحت پچھلے دنوں ایک نیا قانون بدین مضمون نافذ ہوا کہ جو کوئی اسلام کی توہین کریگا وہ دو سال قید کی سزا پائیگا۔ یا مقدس خطۂ حجاز کی بزرگداشت میں وزیر اعظم دولت برطانیہ کا یہ اعلان کہ اگر کوئی یورپین طاقت مسلمانوں کے اماکن مقدسہ کی طرف آنکھ بھر کے دیکھے گی تو وہ گویا ہمارے (انگریزوں کے) ساتھ لڑائی ٹھانیگی۔ اس کے علاوہ حکومتِ عثمانیہ تو امسال جنگ کی وجہ سے اپنے ہاں حج کو جانے کی ممانعت کر دے مگر یہ سلطنت برطانیہ اپنی رعایا کیواسطے سفر حجاز کی راہ کو کھلا رکھے اور ترکوں کو ڈانٹے کہ اگر ہمارے حاجیوں سے تم بری طرح سے پیش آئے تو تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ پھر دنیا میں کوئی بھی حکومت ایسی نہیں جو اپنے قومی مذہب کا علانیہ رد و ابطال گوارا کر سکے۔ لیکن دیکھو عین پایہ تخت لندن میں ہمارے مبلغ بڑے زور سے عیسویت کی تردید اور

احمد نبی اللہ

و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

(از مولینا الفاضل مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ادام اللہ فیضہم)

آیت مرقومۃ الصدر کے الفاظ میں مسیح نے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک پیشگوئی کی ہے کہ میں ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا میرے بعد ہوگا اس کا نام احمد ہے۔

یہ پیشگوئی بہت ہی صاف تھی اور اس کا مطلب نہایت واضح تھا لیکن وہ لوگ جو اما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ کے مصداق ہیں وہ محض فتنہ ڈالنے کی غرض سے پیشگوئی کو اس کے اصل اور صحیح منشا کے خلاف ایسے پہلو میں لیتے ہیں جس سے اصل حقیقت پر پردہ پڑے۔ اور اخفاء حقیقت کیلئے اشکال پیدا کرنے کی وہ وہ راہیں نکالتے ہیں جن سے ایک طالب حق متردد اور مذبذب ہو کر تشویش میں پڑے اور اصل مقصد سے محروم رہے۔

منکران خلافت حقہ جو ایک طرف مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کی وجہ سے آخرین منہم کا مصداق بننے کے سچے دعویدار ہیں اور دوسری طرف مسیح موعود کو نبی اللہ کہنے والوں کے حق میں ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ پھر ایک طرف آخرین منہم کے مصداق بنکر اصل صحابہ سے ہونیکے مدعی اور اصل صحابہ کہلانے کو تجزیہ بیان کرنے والے ہیں لیکن دوسری طرف جنکی وجہ سے صحابہ بنتے ہیں اسکو اصلی نبی کی جگہ ظلی نبی تسلیم کرتے اور ناقص نبی قرار دیتے ہیں نیز ایک طرف احمدی کہلاتے ہیں اور دوسری طرف جس احمد کے طفیل احمدی کہلاتے ہیں اس کے احمد ہونے سے انکار کرتے ہیں ان لوگوں نے تو سلسلہ عالیہ کی مخالفت میں وہ وہ زور مارا ہے کہ غیر احمدیوں کو بھی مات کر دیا۔ غیر احمدی تو آج تک اس بات کے قائل اور اسی عقیدہ پر قائم ہیں کہ آنے والے مسیح نبی اللہ ہیں اور ان کے منکر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج۔ لیکن پیامی صاحبان ہیں کہ باوجود اس کے کہ آنے والے مسیح کو مانتے ہیں پر ان کی نبوت کے منکر اور ان کے منکر کو مسلمان یقین کرتے ہیں اور باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالےٰ نے آنحضرت کی زبان وحی ترجمان پر حکم اور عدل ٹھہرایا اور آپ کے ہر ایک فیصلہ کو قبول کرنا ضروری قرار دیا۔ لیکن پیامی صاحبان ہیں کہ ایک طرف تو آپکو مسیح موعود مانتے ہیں اور دوسری طرف آپکے فیصلوں کا ایسا انکار کرتے ہیں کہ غیر احمدیوں کے بھی کان کاٹتے ہیں مرقومۃ الصدر پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود نے مفصلہ ذیل فیصلہ فرمایا ہے جس پر پیامیوں کا قطعاً ایمان نہیں بلکہ کوشش میں ہیں کہ دوسرے ایمان والوں کو بھی آپکے فیصلہ کا انکار کرا کر بے ایمان بنا دیں۔

حضرت مسیح موعود خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں وسمانی ربی احمد یعنی میرا نام احمد میرے رب نے رکھا ہے اول پیشگوئی کی صورت میں جیسا کہ آیت مذکورۃ الصدر سے ظاہر ہے دوسرا تصدیقی رنگ میں جیسا کہ آپکے الہامات سے ظاہر ہے دیکھو الہامات انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا فقالوا کذاب اشر یعنی ہمنے احمد کو اس کی قوم کی طرف رسول کر کے بھیجا تو اس کی قوم کے لوگوں نے اعراض کیا اور کہنے لگے کہ یہ جھوٹا اور اترانے والا ہے یعنی رسول اور احمد ہونے کے دعوے میں جھوٹ بولنے والا ہے اور اس کا یہ دعوے تکبر کیوجہ سے ہے۔ اس الہام سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو خدا تعالےٰ نے نبی رسول اور احمد کر کے ہی بھیجا ہے اور یہ کہ آپکے نبی رسول اور احمد ہونے سے انکار کرنا دوسرے لفظوں میں آپکو کذاب اور اشر کہنا ہے پھر ایسا ہی دوسرے الہام میں فرمایا یا احمد بارک اللہ فیک وقالوا لست مرسلا قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین۔ یعنی اے احمد اللہ نے تجھ میں برکت رکھدی ہے منکر لوگوں نے کہا کہ تو مرسل نہیں انکو کہدے اے میرے انکار سے کافر ہونے والو میں اپنے دعوے رسالت اور نبوت میں سچا ہوں ایسا ہی اور کئی جگہ الہامات میں آپ کا نام رسول اور احمد رکھکر اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ اسرائیلی مسیح کی پیشگوئی کا مصداق رسول کہ جس کا نام احمد بتلایا گیا ہے وہ درحقیقت حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ کیونکہ پیشگوئی میں آنے والے رسول کا اسم احمد بتلایا گیا جس کے مصداق آنحضرت اس لئے نہیں ہو سکتے کہ قرآنی وحی میں کسی مقام سے آپ کا نام نامی احمد ثابت نہیں ہوتا ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے جیسا کہ آپ قبل از دعوے نبوت محمد کے نام سے ہی مشہور تھے اور ایسا ہی قرآنی وحی میں بھی بار بار آپکو محمد کے ہی نام سے یاد فرمایا گیا۔ اور تورات میں بھی آپ کی پیشگوئی میں آپ کا نام محمد ہی بتایا گیا جیسا کہ سورہ فتح میں اس کی تصدیق موجود ہے جہاں فرمایا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ ذلک مثلھم فی التورات لیکن اسم احمد کا ذکر تمام قرآن میں ایک جگہ صرف سورہ صف میں ہی پایا جاتا ہے۔ اور وہ بھی حکایۃ مسیح کی پیشگوئی کے الفاظ میں جس کا مصداق حضرت مسیح موعود کے الہامات میں بار بار آپکو ہی قرار دیا۔ اور بار بار اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ آپ ہی احمد رسول کہ جس کا ذکر مسیح کی پیشگوئی میں ہے وہ آپ ہی ہیں۔ اور اگر احمد والی پیشگوئی کے مصداق آنحضرت ہی تھے تو ضرور تھا کہ آپ کی وحی بھی آپکو احمد ٹھہرا کر اس امر کی تصدیق کرتی۔ کیونکہ مصدقا لما بین یدی اور مصدق لما معکم کے قرآنی الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس شخص کے حق میں پیشگوئی ہو وہ اپنے الہام اور وحی سے بھی اس کا مصداق قرار دیا جائے خصوصاً اس صورت میں جبکہ موعود رسول اور موعود نبی اپنی عام حالت کے لحاظ سے غیر معین فرد ہو۔ سو الہامی خطبہ میں اسی الہامی تعیین اور تصدیق کے لحاظ سے فرمایا گیا۔

وسمانی ربی احمد فاحمدونی ولا تشتمونی ولا توصلوا امرکم الی الابلاس ومن حمدنی وما عاد من نوع حمد فما مان ومن کذب ھذا البیان فقد مان واغضب الرحمان فویل للذی شک وفسخ العھد وفک ولوث بطائف من الجن الجان۔

ترجمہ۔ اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو۔ اور مجھے دشنام مت دو یعنی مجھے احمد تسلیم کرنا میری تعریف ہے۔ اور میرے احمد ہونے سے

انکار کرنا مجھے گالی دینا ہے سو اس سے منع فرمایا پھر فرمایا اپنے امر کو ناامیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا (یہ اس لئے کہ احمدیت کا مقام جامع محامد کلیہ ہے جس کا اشتمال ہر ایک کمال کی حمد پر پایا جاتا ہے) پھر فرمایا اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے رب کے غصہ کو بھڑکایا ہے (یعنی آپ کے احمدؐ ہونے سے انکار کرنا خلاف واقع امر کا اظہار کرنا ہے جس سے آپ کی تکذیب لازم آتی ہے جو خدائے رحمان کے غضب کا موجب ہے) پھر فرمایا پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا اور عہد کو توڑا (یعنی آپ کے احمدؐ ہونے میں شک کرنا آپ سے بیعت کرنے کے عہد کو فسخ کرنا اور توڑنا ہے یہ اس لئے کہ بیعت کرنے کے وقت تو اس نے احمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں کا فقرہ بولا اور آپ کے احمدؐ ہونے کی تصدیق کی لیکن بعد میں آپکے احمدؐ ہونے سے انکار کرنا گویا بیعت کے عہد کو فسخ کر دینا اور توڑ ڈالنا ہے) کیونکہ بیعت تو احمدؐ سے تھی اب جبکہ احمدؐ سے ہی انکار کر دیا تو بیعت کاہے کی رہی۔ پھر فرمایا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا (یعنے احمدؐ ہونے سے انکار کرنا کسی صداقت یا ایمانی حالت کی بنا پر نہیں بلکہ دل کے شیطانی وسوسہ سے آلودہ ہونیکے باعث سے ہے)

خطبہ الہامیہ کی عربی عبارت جو مع ترجمہ نقل کی گئی اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پیامیوں کے حق میں پیشگوئی تھی جو لفظ بہ لفظ پوری ہوئی اور جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایک گروہ جماعت احمدیہ سے ایسا بھی نکلیگا جو باوجود اس کے کہ اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے وقت آپکے احمدؐ ہونیکا اقرار بھی کیا اور آپ کے احمدؐ ہونے پر ایمان بھی لایا لیکن کسی دوسرے وقت آپ کے احمدؐ ہونے میں شک کرنے لگیگا اور آپکے احمدؐ ہونے سے انکار کر دیگا جس سے وہ اپنے عہد بیعت کو توڑ دیگا اور مرتدین کی طرح خدائے رحمان کے غضب کا مورد بنیگا وحق ما قیل کما لا یخفی۔

اور جس طرح خطبہ الہامیہ میں آپ کے احمدؐ ہونے سے انکار کرنیوالوں کو جھوٹ بولنے والے مورد غضب رحمان بیعت توڑنے والے مرتد فرمایا اسی طرح کتاب اعجاز المسیح میں ایسے لوگوں کو دجال کہا ہے چنانچہ فرمایا۔ ومن عجائب القرآن الکریم انہ ذکر اسم احمد حکایۃ عن عیسیٰ وذکر اسم محمد حکایۃ عن موسیٰ لیعلم القاری ان النبی الجلالی اعنی موسیٰ اختار اسما یشابہ شانہ اعنی محمدن الذی ھو اسم الجلال۔ وکذٰلک اختار عیسیٰ اسم احمدن الذی ھو اسم الجمال۔ فحاصل الکلام ان کلاً منھما اشار الی مثیلہ التام۔ فاحفظ ھذہ النکتۃ فانھا تنجیک من الاوھام وتکشف عن ساقی الجلال والجمال وتری الحقیقۃ بعد رفع الفدام واذا قبلت ھذا فقد دخلت فی حفظ اللہ وکلاءہ من کل دجال ونجوت من کل ضلال۔ ترجمہ

پھر قرآن کریم کے عجائبات سے ایک یہ ہے کہ اس نے اسم احمدؐ کا ذکر تو بطور حکایت عیسےٰ سے بیان فرمایا۔ اور اسم محمدؐ کا ذکر موسےٰ سے تا پڑھنے والے کو اس بات کا علم ہو جائے کہ جلالی نبی یعنی موسیٰؑ نے ایسے اسم کو اختیار کیا جو جلالی ہونے سے اس کے مناسب حال تھا۔ اور ایسا ہی عیسیٰؑ نے جو جمالی نبی تھا اس نے ایسے اسم کو اختیار کیا جو جمالی ہونے سے اس کے مناسب حال تھا۔ حاصل مطلب یہ کہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے مثیل نام کی طرف اشارہ کیا۔ پس تو اس نکتہ کو یاد رکھ کیونکہ یہ تجھے تمام وہموں سے نجات دیگا...... اور جب تو اسکو قبول کر لیگا تو ہر دجال سے اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجائیگا اور ہر گمراہی سے نجات پا جائیگا۔

اس عبارت سے ابھی ایک قسم کی پیشگوئی ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہ کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود مسیح اسرائیلی کی پیشگوئی میں اسم احمدؐ کے مصداق آپ ہی ہیں اور مسیح کی پیشگوئی آپ کے ہی حق میں ہے لیکن ضرور ہے کہ اس کے مخالف کچھ لوگ اوہام باطلہ سے اس حقیقت کا اخفا کریں سو ان کی نسبت فرمایا کہ ایسے لوگ دجال ہیں اور ان کے وہ اوہام جو اس حقیقت کے خلاف ظاہر ہونگے وہ ضلالت اور گمراہی ہوگی۔ جس سے نجات پانے اور خدا کی حفاظت میں آنیکے لئے یہ طریق بتایا کہ آپکے اس ارشاد کو قبول کیا جائے کہ موسےٰؑ کی پیشگوئی کے مصداق آنحضرتؐ ہیں اور عیسیٰؑ کی اسمہ احمدؐ والی پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود۔ ہمیں اس بات سے بھی انکار نہیں کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توصیفی طور پر اور اسمائے توصیفیہ سے متصف ہیں ویسے ہی اسم احمدؐ سے بھی۔ لیکن اسم احمدؐ آپ کیلئے بطور صفت کے ہے نہ بطور عرف کے۔

اور جیسے آنحضرتؐ کا عرفی نام محمدؐ ہے اور توصیفی نام احمدؐ اسی طرح حضرت مسیح موعود کا عرفی نام احمدؐ ہے اور توصیفی نام محمدؐ اور جیسا کہ موسےٰؑ کی پیشگوئی کا مصداق موسےٰؑ کے بعد کا نبی نہیں جو مسیحؑ ہے بلکہ مسیح کے بعد کا ہے یعنی محمد رسول اللہ ایسا ہی مسیحؑ کی پیشگوئی کا مصداق مسیح کے بعد کا نبی نہیں یعنی آنحضرتؐ بلکہ آنحضرتؐ کے بعد کا نبی ہے یعنی احمد نبی اللہ (حضرت مسیح موعود) اور جیسے موسیٰؑ کی پیشگوئی کا مصداق بننے میں مسیحؑ موعود یعنی احمدؐ نبی اللہ کے بیچ درمیان میں آنحضرتؐ کا ہونا مخل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ اشارہ من بعدی اسمہٗ احمد کے لفظ میں من بعدی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جبکہ بعد کو جو ظرف ہے صفت قرار دیا جائے۔ یعنی ایسے رسول کی بشارت دینے والا جو میرے بعد کا نہیں۔ بلکہ میرے بعد سے آئیگا۔ گویا مِنْ سے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اس رسول سے ہوگا جو میرے بعد آنیوالا ہے۔ یعنے آنحضرتؐ کی امت سے ہوگا۔ پھر من بعدی کے ساتھ اسمہٗ احمدؐ فرمایا نہ صرف احمدؐ یہ اس لئے کہ تا آنیوالے رسول کا نام احمدؐ بطور عَلَم کے سمجھا جائے نہ بطور صفت کے کیونکہ اسم کے لفظ کے زیادہ کرنے سے عَلَم ظاہر ہوتا ہے نہ صفت۔

پھر حضرت مسیح موعود کا احمدؐ والی پیشگوئی کا مصداق ہونا لغت کے رو سے بھی درست ثابت ہوتا ہے وہ اس طرح کہ کتب لغت میں مثلاً قاموس اللغت کو ہی دیکھو۔ وہاں لکھا ہے العود احمد یعنی کسی چیز کا اعادہ اور تکرار اسے پہلی حالت سے زیادہ تر قابل تعریف بنانیوالا ہے۔ اس پہلو کے لحاظ سے اسم احمدؐ قرآن کریم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کیطرف اشارہ کرتا ہے جس کا ذکر

سورۃ والمرسلات کے فقرہ اِذا الرسل اقتت میں پایا جاتا ہے۔ اور جسکا یہ مطلب ہے کہ ایک وقت آنیوالا ہے جب کہ تمام گذشتہ رسول ایک ہی وقت میں ظہور فرمادیں گے۔ سو یہ پیشگوئی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب مسیح موعود کے ذریعے پوری ہوئی اس طرح پر کہ حضرت مسیح موعود کو تمام نبیوں کا مظہر اور بروز بنا کر آپکے ذریعے تمام رسولوں کی بعثت اور ظہور کو عود میں لایا گیا اور جس طرح حضرت مسیح اور آنحضرت کے متعلق ان کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی ہے اسی طرح دوسرے انبیاء کے بھی دوبارہ آنے کی پیشگوئی ہے۔ جیسا کہ اس کے متعلق تحفہ گولڑویہ میں حضرت مسیح موعود نے مفصل طور پر ذکر فرمایا۔ پس تمام انبیاء کی بعثت ثانی اور ان کا دوبارہ ظہور اسبات کو ظاہر کرتا ہے کہ احمد وہی ہوسکتا ہے جس کی مظہریت سے تمام انبیاء کا بعث ثانی ظہور میں آئے۔ کیونکہ العود احمد کا مفہوم اس بات کا مقتضی ہے کہ احمد وہی ہو جس کا ظہور انبیاء کی بعث ثانی کا ظہور ہو۔ اور اس صورت میں کوئی بھی نبی اس بات کا مستحق نہیں کہ وہ بعث اول میں احمد کہلا سکے کیونکہ احمد دوبارہ بعث اور اعادۂ ظہور کو چاہتا ہے جس سے احمد کا اطلاق کسی نبی پر اس کی بعث اول میں پایا جانا صحیح نہیں۔ پس ان معنوں میں احمد کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق حضرت مسیح موعود کا وجود باجود ٹھہرا کیونکہ آپکے ظہور سے بمنطوق الفاظ وحی جری اللہ فی حلل الانبیاء تمام نبیوں کی آمد ثانی ظہور میں آئی۔ اور مسیح موعود کو احمد قرار دینے میں العود احمد کے مفہوم کے لحاظ سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ سب انبیاء بعث ثانی میں بعث اول کی نسبت زیادہ تر قابل تعریف حالت کے ساتھ ظاہر ہوئے اور بعث اول سے بعث ثانی میں زیادہ شان اور شوکت کے ساتھ مبعوث ہوئے اور آنحضرت کا احمد ہونا گذشتہ انبیاء کے مقابل تعلیم وہدایت کی تکمیل کے معنوں میں تھا۔ لیکن مسیح موعود کا احمد ہونا تکمیل اشاعت ہدائت کے معنوں میں ہے پھر آنحضرت کا احمد ہونا بطور پیشگوئی بھی ہے کہ جس طرح تمام انبیاء مسیح موعود کے ظہور سے بعث ثانی کے لئے عود کرنے والے ہیں اسی طرح آپ بھی بروزی رنگ میں ثانی کے لئے عود فرمانے والے ٹھہرے گویا آپ کا یہ فرمانا کہ میں احمد ہوں دوسرے لفظوں میں یہ کہنا ہے کہ بعث ثانی کے لئے میں بھی دوبارہ آنیوالا ہوں۔ لیکن مسیح موعود کا احمد ہونا بطور تحقق پیشگوئی ہے کہ انبیاء کی بعث ثانی کی پیشگوئی آپکے ذریعہ ظہور میں آئی اور پوری ہوئی اس لیئے احمدیت کی حقیقت کا حقیقی مظہر اور اسم احمدؐ کے پانے کا اصل مستحق حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود کا حقیقت محمدیہ کا مظہر ہونا آنحضرت کی احمدیت کا ہی نتیجہ ہے۔ اور اگر آنحضرت احمدؐ نہ ہوتے تو مسیح موعودؑ بھی محمدؐ نہ ہوتے کیونکہ آپ کی احمدیت کیوجہ سے ہی آپ کی محمدیت بعث ثانی میں جلوہ گر ہوئی۔

پس جیسے آنحضرت اسم محمدؐ کے ساتھ صفت احمدؐ سے متصف ہوئے اسی طرح حضرت مسیح موعود اسم احمدؐ کے ساتھ صفت محمدؐ سے متصف ہوئے اب یہ وہ حقیقت ہے کہ جس کے انکشاف کے بعد معمولی سے معمولی انسان بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اسمہٗ احمد والی پیشگوئی کا حقیقی مصداق کون ہے آیا حضرت مسیح موعود احمد نبی اللہ یا کوئی اور۔ فافہموا و تدبروا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا
اقرار مولوی محمد علی صاحب کے قلم سے

ریویو ۱۹۱۰ء میں ایک مضمون زیر سرخی "انبیاء عالم" شائع ہوا ہے اس میں صفحہ ۲۴۷ پر تحریر ہے کہ "اگرچہ سردار صاحب نے بالصراحت اس موجودہ زمانہ کے نبی کا نام نہیں لیا مگر ان کے مضمون پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اشارہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح ومہدی موعود کی طرف ہے۔ کیونکہ جو کیفیت سردار صاحب ایک سچے نبی کی بیان کرتے ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بالکل چسپان ہوتی ہے سردار صاحب سچے نبی کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ بڑے وثوق اور قوت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں اور دنیا اس کے مقابل میں ایک جوش دکھلاتی ہے اور اس کو نابود کرنا چاہتی ہے مگر وہ بڑے عزم اور استقامت کے ساتھ اپنی بات پر قائم رہتا ہے ...... یہ بیان اس زمانہ میں صرف حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کامل اور اتم طور پر صادق آتا ہے۔ اس زمانہ میں جس قدر لوگ اصلاح کے لئے اٹھے ہیں۔ انمیں سے ایک احمدؐ ہی ہے جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا۔ تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں وہ ہمارے زمانہ کے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں۔ اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے تو یقیناً ہمارا احمدؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زردشتؑ ایک نبی تھا۔ اگر بدھؑ اور کرشنؑ نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے تو یقیناً یقیناً احمدؐ بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زردشتؑ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی فداہ ابی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں"۔

اب مولوی محمد علی صاحب خدا کے لئے جواب دیں کہ تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں اگر کامل طور پر مرزا صاحب میں موجود ہوں تو کیوں وہ نبی نہ کہلائے جائیں اور جب مرزا صاحب نبی کے لباس میں منہاج نبوت پر ظاہر ہوئے تو کیوں وہ انبیاء کے زمرہ سے اب خارج کئے جاتے ہیں۔ کیسے ممکن ہے کہ ایک وقت تو مرزا صاحب آپکے ہی قول کے بموجب زردشتؑ بدھؑ کرشنؑ۔ موسیٰؑ و مسیح علیہ السلام کی طرح نبی ہوں اور آج وہ پانچ برس بعد نبی نہ رہیں آپ کا کونسا قول سچا مانا جائے۔

مسلمانو تمہیں انصاف سے کہنا خدا لگتی

(خاکسار حامد احمدی از میرٹھ)

(بقیہ ایڈیٹوریل)

بیار کے منتر فہم سے بالاتر

اس عنوان سے ۱۵۔ اگست کے الفضل میں جو نوٹ لکہا گیا تہا اس کا جواب دیتے ہوئے ہمعصر آریہ گزٹ لکہتا ہے۔ "انجیل بار بار بدلی۔ اور کئی بار متضاد معنی نکالے گئے۔ قرآن میں متضاد کلمات بہرے ہوئے ہیں۔ گرنتھ صاحب میں متضاد باتیں ہیں۔ کیا ان مذہبوں کے پیرووں کو متضاد باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ ہرگز نہیں" گویا ہمعصر مذکور کے نزدیک چونکہ دیگر مذاہب کی کتابوں میں بہی ایسی متضاد باتیں موجود ہیں۔ جو ان کے ماننے والوں کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ اس لئے اگر ویسی ہی باتیں ویدوں میں بہی درج ہیں۔ تو کیا حرج ہے۔ اس جواب کی معقولیت کا اندازہ تو ناظرین خود کر لیں گے۔ لیکن ہم مہاشہ جی سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ ذرا قرآن شریف سے کوئی مثال تو پیش کیجئے جس میں تضاد پایا جاتا ہو۔ اور جو کسی کی سمجھ میں نہ آئے اور ضرب المثل کی طرح مسلمانوں میں مشہور ہو۔ زبانی دعوےٰ کر دینا آسان ہے۔ لیکن اس کا ثبوت دینا مشکل +

کیا گرنتھ صاحب ویدوں کی تائید کرتا ہے

ایک آریہ اخبار لکہتا ہے۔ کہ "رامائن گیتا گرنتھ صاحب اور ستیارتھ پرکاش کے پڑہنے سے معلوم دیتا ہے۔ کہ یہہ سب پستکیں وید کو شرومنی پستک مانتے ہیں۔ اور آریہ بہائی کے ادہار کے لئے ان میں کوٹ کوٹ کر مصالحہ بہرا پڑا ہے" ہمیں تعجب ہے۔ کہ کس طرح گرنتھ صاحب کو بہی انہی کتابوں میں شامل کر لیا گیا ہے جو صرف ویدوں ہی کی تائید و تعریف کے لئے تصنیف کی گئی ہیں۔ جبکہ گرنتھ صاحب کے مصنف بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ وید کی نسبت صاف الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی ۔
سادھ کی مہما وید نہ جانی

یعنی برہما بہی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر مر گیا۔ اور حیات جاودانی حاصل نہ کی۔ چاروں وید سراسر کہانی ہیں ان میں کچھ بہی گیان دھیان نہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر گرنتھ صاحب میں ویدوں کی تعریف بہری پڑی ہے تو ایسے شلوکوں کے کیا معنی ہیں۔ اور گرنتھ صاحب میں کونسے شلوک ہیں جن سے ویدوں کی تعریف و تائید نکلتی ہے؟

فہرست نومبائعین

محمد وسیم صاحب۔ بہاگلپور
میاں فضل دین۔ امرتسر
" عبد العزیز۔ گورداسپور
بابو عبد المجید۔ جالندہر
اہلیہ صاحبہ عبد اللہ۔ سکندر آباد
علی محمد "
دختر عبد اللہ۔ سکندر آباد
مولوی عبد العزیز۔ سیالکوٹ
اہلیہ صاحبہ نور محمد نمبردار ہیٹیاں پور
محمد صاحب۔ یادگیر
شیر محمد۔ فریدکوٹ
عبد الرحمٰن۔ بلب گڈہ
شبو خان "

بیعت خلافت

اہلیہ صاحبہ محمد فاضل شاہ۔ گجرات۔